۱۰۔ مسلح انقلابی تحریکیں

بھارت میں برطانوی سامراجیت کے خلاف مختلف طریقوں سے تحریکیں برپا کی گئیں۔ ان میں ایک طریقہ مسلح انقلاب کا تھا۔ اس باب میں ہم اس بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

ہم ۱۸۵۷ء سے قبل انگریزی حکومت کے خلاف ہونے والی بغاوتوں اور ۱۸۵۷ء کی آزادی کی جنگ کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کے دور میں رام سنگھ کوکا نے پنجاب میں حکومت کے خلاف مسلح جنگ کی۔

واسودیو بلونت پھڑکے : واسودیو بلونت پھڑکے نے مہاراشٹر میں انگریزوں کے خلاف مسلح جنگ کی۔ ان کا خیال تھا کہ انگریز حکومت کے خلاف ہتھیار اُٹھانا چاہیے۔ انھوں نے استاد لہوجی سالوے سے اسلحہ کے استعمال کی تربیت حاصل کی۔ انگریزوں کے خلاف مسلح جنگ کے لیے انھوں نے راموشی بھائیوں کو منظّم کر کے مسلح تحریک کا آغاز کیا۔ یہ جنگ ناکام ہوگئی۔ انگریز حکومت نے انھیں گرفتار کر کے ملک عدن کی جیل میں ڈال دیا جہاں ۱۸۸۳ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔ انھوں نے آزادی کے لیے مسلح جنگ کی تھی۔

واسودیو بلونت پھڑکے

چاپھیکر برادران : ۱۸۹۷ء میں پونہ میں ہیضے کی وبا پھیل گئی جس کے بندوبست کے دوران پلیگ کمشنر رینڈ نے ظلم و زیادتی سے کام لیا۔ اس ظلم و زیادتی کا بدلہ لینے کے لیے دامودر اور بال کرشن اِن دو چاپھیکر برادران نے ۲۲/ جون ۱۸۹۷ء کو کمشنر رینڈ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ دامودر، بال کرشن اور واسودیو ان تین بھائیوں اور ان کے معاون مہادیو راناڈے کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ ایک ہی گھر کے تین بھائیوں کو آزادی کی خاطر شہادت نصیب ہوئی۔

اسی دوران بہار میں منڈا ادی واسیوں نے 'برسامنڈا' کی قیادت میں حکومت کے خلاف ایک بڑی جنگ چھیڑ دی۔

ابھینو بھارت : ۱۹۰۰ء میں سواتنتر ویر وِنایک دامودر ساورکر نے ناشک میں 'متر میلہ' کے نام سے انقلابیوں کی ایک خفیہ تنظیم قائم کی۔ ۱۹۰۴ء میں اسے 'ابھینو بھارت' نام دیا گیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ساورکر انگلستان گئے۔ وہاں سے انھوں نے 'ابھینو بھارت' تنظیم کے انقلابیوں کے لیے انقلابی ادب، پستولیں وغیرہ بھیجنا شروع کیا۔ انھوں نے مشہور اطالوی انقلابی جوزف مزینی کی حوصلہ افزا سوانح تحریر کی۔ ۱۸۵۷ء کی لڑائی بھارت کی آزادی کی پہلی جنگ تھی۔ انھوں نے اسے واضح کرنے کے لیے '۱۸۵۷ء چے سواتنتر سمر' نامی کتاب بھی لکھی۔

سواتنتر ویر وی۔ ڈی۔ ساورکر

کیا آپ جانتے ہیں؟

پچاس برس کی بامشقت قید کی سزا بھگتنے کے لیے سواتنتر ویر ساورکر کو اندمان لے جایا گیا۔ وہ دس برس تک وہاں مقید رہے۔ اندمان میں گزارے سخت دنوں کے تجربات کو انھوں نے 'ماجھی جنم ٹھیپ' (میری عمر قید) نامی خودنوشت سوانح میں لکھ رکھے ہیں۔ بعد میں حکومت نے انھیں رتناگری منتقل کر دیا۔ یہاں انھوں نے ذات پات، چھوت چھات کے خاتمے، ہم طعامی، اصلاحِ زبان جیسی سماجی تحریکات شروع کیں۔ وہ ایک نامور ادیب تھے۔ وہ ۱۹۳۸ء میں ممبئی میں منعقدہ مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے صدر تھے۔

حکومت کو ابھینو بھارت تنظیم کے کارناموں کا علم ہوگیا جس کی وجہ سے بابا راؤ ساورکر کو گرفتار کر لیا گیا۔ انھیں عمر قید کی سزا

سنائی گئی۔ اس سزا کا بدلہ لینے کے لیے ایک نوجوان اننت لکشمن کانھیرے نے ناشک کے کلکٹر جیکسن کو قتل کر دیا۔ حکومت نے ابھینو بھارت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ جیکسن کے قتل کے تار حکومت نے سواتنتز ویر ساورکر سے جوڑے اور انھیں گرفتار کرکے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ عدالت نے انھیں پچاس برس کی قیدِ بامشقت کی سزا سنائی۔

بنگال میں انقلابی تحریکیں : بنگال کی تقسیم کے بعد انگریز حکومت کے خلاف غصہ بھڑک اُٹھا۔ مقامی تحریکوں کی بجائے ملکی سطح پر وسیع انقلابی تحریکوں کا آغاز ہونے لگا۔ ملک کے مختلف حصوں میں انقلابی نظریات کے حامل نوجوان خفیہ تنظیمیں قائم کرنے لگے۔ ان کے مقاصد میں انگریز افسران کو زک پہنچانا، حکومتی نظام کو نقصان پہنچانا، عوام کے دلوں سے انگریز حکومت کا دبدبہ ختم کرنا اور انگریز اقتدار کا تختہ پلٹ دینا شامل تھے۔

بنگال میں 'اَنوشیلن سمیتی' نامی انقلابی تنظیم سرگرمِ عمل تھی۔ اس تنظیم کی ۵۰۰ سے زیادہ شاخیں تھیں۔ اَروِند گھوش کے بھائی بارِیندر کمار گھوش اس تنظیم کے قائد تھے۔ اس تنظیم کو اروند گھوش کی رہنمائی اور مشورے حاصل تھے۔ کولکاتا سے نزدیک مانک ٹالا میں اس تنظیم کا بم سازی کا مرکز تھا۔

۱۹۰۸ء میں انوشیلن سمیتی کے ارکان کھدی رام بوس اور پرفل چاکی نے کنگز فورڈ نامی جج کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن جس گاڑی پر بم ڈالا گیا وہ کنگز فورڈ کی نہیں تھی۔ اس حملے میں گاڑی میں سوار دو برطانوی خواتین ہلاک ہوگئیں۔ انگریزوں کے ہتھے چڑھنے سے بچنے کے لیے پرفل چاکی نے خود کو گولی مار دی۔ کھدی رام پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ انھیں پھانسی دے دی گئی۔ اس معاملے کی تفتیش کے دوران پولس کو انوشیلن سمیتی کی کارگزاریوں کی خبر لگ گئی۔ اس تنظیم کے ارکان کی گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ اروند گھوش کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت بم سازی کے الزام کو ثابت کرنے میں ناکام رہی لہٰذا عدالت نے اروند بابو کو بری کر دیا۔ دیگر ارکان کو لمبی سزائیں سنائی گئیں۔

راس بہاری بوس اور سچندر ناتھ سانیال نے انقلابی تنظیموں کے جال بنگال سے باہر تک پھیلا دیے۔ پنجاب، دلّی اور اُتر پردیش میں انقلابی سرگرمیوں کے مراکز قائم کیے گئے۔ راس بہاری بوس اور ان کے معاونین نے وائسرائے لارڈ ہارڈنگز پر بم اندازی کی لیکن لارڈ ہارڈنگز اس حملے سے بچ نکلا۔

مدراس کے صوبے میں بھی انقلابی سرگرمیاں جاری تھیں۔ وانچی ایّر نامی انقلابی نے ایش نامی انگریز افسر کو قتل کر دیا جس کے بعد اس نے خود کو گولی مار کر اپنی جان قربان کر دی۔

انڈیا ہاؤس : بھارت میں انقلابیوں کو غیر ملکوں میں مقیم بھارتی انقلابیوں کی مدد حاصل تھی۔ لندن میں واقع 'انڈیا ہاؤس' اس قسم کی امداد کا اہم مرکز تھا۔ محبّ وطن پنڈت شیام جی کرشن ورما نے 'انڈیا ہاؤس' قائم کیا تھا۔ اس ادارے کے توسط سے بھارتی نوجوانوں کو انگلستان جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظیفے دیے جاتے تھے۔ سواتنتز ویر ساورکر کو ایسا ہی وظیفہ ملا تھا۔ جرمنی کے اسٹٹ گارٹ میں منعقدہ عالمی سوشلسٹ کانفرنس میں مادام کاما نے بھارت کی آزادی کا سوال اُٹھایا۔ اس کانفرنس میں انھوں نے بھارت کا پرچم لہرایا تھا۔ انڈیا ہاؤس سے وابستہ دوسرے نوجوان انقلابی مدن لال ڈھینگرا تھے۔ انھوں نے کرزن وائلی نامی انگریز افسر کو قتل کیا تھا۔ انھیں اس جرم میں پھانسی کی سزا دی گئی۔

پنڈت شیام جی کرشن ورما

میڈم کاما

غدر تحریک : پہلی عالمی جنگ کے دوران انگریز حکومت

مخالف انقلابی سرگرمیاں تیز ہوگئیں۔ انقلابیوں کا ماننا تھا کہ برطانیہ کے دشمنوں سے مدد حاصل کر کے حکومت کا تختہ پلٹا جاسکتا ہے نیز اس کوشش میں بھارتی فوجیوں کی مدد لی جاسکتی ہے۔ اس موقع کا فائدہ اُٹھانے کے لیے انقلابی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ ان میں 'غدر' ایک اہم تنظیم تھی۔

امریکہ اور کینیڈا میں مقیم بھارتیوں نے 'غدر' تنظیم قائم کی تھی۔ لالا ہردیال، بھائی پرمانند، ڈاکٹر پانڈورنگ سداشیو، خان خوجہ جیسے انقلابی اس تنظیم کے اہم قائدین تھے۔ غدر کے معنی ہیں بغاوت۔ 'غدر' اس تنظیم کے ترجمان اخبار کا نام تھا۔ اس اخبار کے ذریعے بھارت پر انگریز اقتدار کے منفی اثرات پر روشنی ڈالی جاتی تھی۔ اس میں بھارتی انقلابیوں کی دلیرانہ سرگرمیوں کی معلومات دی جاتی تھی۔ اس طرح غدر اخبار نے بھارتیوں تک ملک سے محبت اور مسلح انقلاب کا پیغام پہنچایا۔

'غدر' تنظیم کے رہنماؤں نے انگریزوں کے خلاف تحریک چلانے کے لیے جنگ کے ماحول کا فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے پنجاب میں انگریز حکومت کے خلاف جنگ کا منصوبہ بنایا۔ فوج میں شامل بھارتی سپاہیوں کو جنگ میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ طے کیا گیا کہ راس بہاری بوس اور وشنو گنیش پنگلے انقلابیوں کی قیادت کریں گے لیکن مخبری کی وجہ سے انگریزوں کو اس منصوبے کا علم ہوگیا۔ پنگلے پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ انھیں پھانسی دے دی گئی۔ راس بہاری بوس بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ انھوں نے جاپان پہنچ کر اپنی انقلابی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

جنگ کے زمانے میں بیرونِ ملک انقلابی تحریکیں جاری تھیں۔ برلن میں ویریندر ناتھ چٹوپادھیائے، بھوپین دت اور ہردیال نے جرمن وزارتِ خارجہ کے تعاون سے برطانیہ مخالف منصوبے تیار کیے۔ ۱۹۱۵ء میں مہندر پرتاپ، مولوی برکت اللہ بھوپالی اور مولانا عبیداللہ سندھی نے کابل میں آزاد بھارت کی عارضی حکومت قائم کی تھی۔

کاکوری سازش : حکومت کے ظلم و جبر سے انقلابی تحریکیں ختم نہیں ہوئیں۔ گاندھی جی کی عدم تعاون تحریک کی منسوخی کے بعد بہت سے نوجوان انقلاب کے راستے پر چل پڑے۔ چندر شیکھر آزاد، رام پرساد بسمل، یوگیش چٹرجی، سچندر ناتھ سانیال جیسے انقلابی ایک جگہ جمع ہوئے۔ انقلابی سرگرمیوں کے لیے درکار سرمایہ حاصل کرنے کے لیے انھوں نے ۹/ اگست ۱۹۲۵ء کو ریلوے کے ذریعے لے جانے والے سرکاری خزانے کو اُتر پردیش کے کاکوری ریلوے اسٹیشن کے قریب لوٹ لیا۔ اسی کو 'کاکوری سازش' کہا جاتا ہے۔ حکومت نے فوری اقدامات کرتے ہوئے انقلابیوں کو گرفتار کرلیا۔ ان پر مقدمات دائر کیے گئے۔ اشفاق اللہ خان، رام پرساد بسمل، روشن سنگھ اور راجندر لہری کو پھانسی دے دی گئی۔ چندر شیکھر آزاد پولس کے ہاتھ نہ لگ سکے۔

چندر شیکھر آزاد

ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن : اشتراکی نظریات سے متاثر نوجوانوں نے ملک گیر انقلابی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ چندر شیکھر آزاد، بھگت سنگھ، راج گرو، سکھ دیو وغیرہ نوجوان ان میں نمایاں تھے۔ یہ تمام انقلابی سیکولر نظریات کے حامل تھے۔ ۱۹۲۸ء میں دلّی کے فیروز شاہ کوٹلا میدان میں منعقدہ ایک نشست میں ان نوجوانوں نے 'ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن' تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کا مقصد بھارت کو برطانوی استحصال سے نجات دلانا تھا۔ اس کے علاوہ اسے کسانوں اور مزدوروں کا استحصال کرنے والے غیر منصفانہ سماجی - معاشی نظام کو بھی ختم کرنا تھا۔ بھگت سنگھ

بھگت سنگھ

نے سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے کو اہمیت دی۔

اسلحہ جمع کرنے اور کارروائیاں انجام دینے کے لیے اس تنظیم نے ایک آزاد شعبہ قائم کیا تھا۔ اس شعبے کا نام 'ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی' تھا اور اس کے سربراہ چندر شیکھر آزاد تھے۔

اس تنظیم سے وابستہ انقلابیوں نے متعدد انقلابی سرگرمیاں انجام دیں۔ بھگت سنگھ اور راج گرو نے لالا لجپت رائے کی موت کا بدلہ لینے کے لیے برطانوی افسر سینڈرس کو گولیاں مار کر قتل کر دیا۔

راج گرو

سکھ دیو

اس دوران حکومت نے شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے دو بل مرکزی اسمبلی میں پیش کیے جس کی مخالفت کرنے کے لیے بھگت سنگھ اور بٹوکیشور دتّ نے مرکزی قانون ساز مجلس (اسمبلی) میں بم پھینکے۔

حکومت نے فوراً ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی کے مراکز پر چھاپے مارے۔ یہیں سے سینڈرس کے قتل کے سراغ پولس کے ہاتھ لگے۔ حکومت نے انقلابیوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ ان پر حکومت کے خلاف بغاوت کے مقدمے دائر کیے گئے۔ بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھ دیو کو ۲۳/ مارچ ۱۹۳۱ء کو لاہور جیل میں پھانسی دے دی گئی۔ چندر شیکھر آزاد آخر تک پولس کے ہاتھ نہیں لگ سکے۔ بعد میں الٰہ آباد کے الفریڈ پارک میں پولس کے ساتھ ہونے والی مڈبھیڑ میں وہ شہید ہو گئے۔

چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملہ : انقلابی سوریہ سین بنگال کے چٹاگانگ کے انقلابی گروہ کے سربراہ تھے۔ انھوں نے اپنے

سوریہ سین

اطراف اننت سنگھ، گنیش گھوش، کلپنا دتّ، پریتی لتا وڈّیدار جیسے وفادار انقلابیوں کی فوج جمع کر رکھی تھی۔ ان کی مدد سے سوریہ سین نے چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبے کے مطابق ۱۸/ اپریل ۱۹۳۰ء کو انقلابیوں نے چٹاگانگ کے دو اسلحہ خانوں کے اسلحے پر قبضہ جما لیا۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف مشینوں کو توڑ دیا اور پیغام رسانی کا سارا نظام ٹھپ کرنے میں انھیں کامیابی حاصل ہوگئی۔ اس کے بعد انھوں نے انگریز فوج کو کاٹنے کی ٹکر دی۔

۱۶/ فروری ۱۹۳۳ء کو سوریہ سین اور ان کے چند ساتھی پولس کے ہاتھ لگ گئے۔ سوریہ سین اور ان کے بارہ ساتھیوں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ کلپنا دتّ کو عمر قید ہوئی اور پریتی لتا وڈّیدار نے پولس کے ہاتھ نہ لگتے ہوئے اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لی۔

کلپنا دتّ

پریتی لتا وڈّیدار

چٹاگانگ حملے کی وجہ سے انقلابی تحریک تیز رفتار ہوگئی۔ شانتی گھوش اور سونیتی چودھری نامی دو اسکولی طالبات نے ضلع جج کو قتل کر دیا۔ بینا داس نامی نوجوان لڑکی نے کولکاتا یونیورسٹی کے کانووکیشن پروگرام میں گورنر پر گولیاں چلا دیں۔ اُس دور میں اس قسم کی متعدد انقلابی سرگرمیاں انجام دی گئیں۔

جلیاں والا باغ قتلِ عام کے ذمے دار مائیکل او ڈوائر کو سردار اودھم سنگھ نے ۱۹۴۰ء میں انگلستان میں قتل کر دیا۔

بھارت کی جنگِ آزادی میں انقلابی تحریکوں نے اہم کردار

ادا کیا ہے۔ انقلابیوں نے انگریز حکومت سے لڑتے ہوئے اپنی بہادری اور عزم کا اظہار کیا۔ وطن سے محبت اور اس کے لیے خود کو قربان کر دینے کا جذبہ بے مثال تھا۔ ان کی قربانیاں بھارتیوں کے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوئی ہیں۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

(پنڈت شیام جی کرشن ورما، مترمیلہ، رام سنگھ کوکا)

۱۔ سواتنتر ویر ساورکر نے .... خفیہ انقلابی تنظیم قائم کی۔

۲۔ پنجاب میں .... نے حکومت کے خلاف جنگ کی۔

۳۔ انڈیا ہاؤس .... نے قائم کیا۔

(۲) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

انقلابی	تنظیم
....	ابھینو بھارت
بارِندر کمار گھوش	....
چندر شیکھر آزاد	....

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ چاپھیکر برادران نے رینڈ کو قتل کر دیا۔

۲۔ کھدی رام بوس کو پھانسی دے دی گئی۔

۳۔ بٹوکیشور دتّ اور بھگت سنگھ نے اسمبلی میں بم پھینکے۔

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ چٹا گانگ اسلحہ خانے پر حملے کی روداد لکھیے۔

۲۔ مسلح انقلاب کے لیے سواتنتر ویر ساورکر کی خدمات واضح کیجیے۔

سرگرمی

۱۔ انقلابیوں کی زندگی پر مبنی ڈراما، فلم دیکھیے اور اپنی پسند کے واقعے کو اپنی جماعت میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔

۲۔ 'انقلابیوں کے کارنامے' پر مبنی قلمی مسودہ تیار کیجیے۔